

## مکتوب (۱۱)

دشمن کی طرف بھیجے ہوئے ایک لشکر کو یہ ہدایتیں فرمائیں  
جب ط تم دشمن کی طرف بڑھو یا دشمن تمہاری طرف  
بڑھے تو تمہارا پڑاؤ ٹیلوں کے آگے یا پہاڑ کے دامن میں  
یا نہروں کے موڑ میں ہونا چاہیے، تاکہ یہ چیز تمہارے لئے  
پشت پناہی اور روک کا کام دے، اور جنگ بس ایک طرف یا  
(زائد سے زائد) دوطرف سے ہو۔

اور پہاڑوں کی چوٹیوں اور ٹیلوں کی بلند سطحوں پر دید بانوں کو  
بٹھا دو، تاکہ دشمن کسی کھٹکے کی جگہ سے یا اطمینان والی جگہ سے  
(اچانک) نہ آپڑے۔

اور اس بات کو جانے رہو کہ فوج کا ہراول دستہ فوج کا خبر رساں  
ہوتا ہے۔ اور ہراول دستے کو اطلاعات ان مخبروں سے حاصل ہوتی  
ہیں (جو آگے بڑھ کر سراغ لگاتے ہیں)۔

دیکھو! تتر بتر ہونے سے بچے رہو، اترو تو ایک ساتھ  
اترو، اور کوچ کرو تو ایک ساتھ کرو۔ اور جب رات تم پر  
چھا جائے تو نیزوں کو (اپنے گرد) گاڑ کر ایک دائرہ سا  
بنا لو۔ صرف اونگھ لینے اور ایک آدھ چھپکی لے لینے کے سوا نیند  
کا مزہ نہ چکھو۔

--☆☆--

## (۱۱) وَمِنْ وَصِيَّةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَصِيَّ بِهَا جَيْشًا بَعَثَهُ إِلَى الْعَدُوِّ  
فَإِذَا نَزَلْتُمْ بَعْدُ أَوْ نَزَلَ بِكُمْ، فَلْيَكُنْ  
مُعَسْكَرُكُمْ فِي قُبُلِ الْأَشْرَافِ، أَوْ سِفَاحِ  
الْجِبَالِ، أَوْ أَثْنَاءِ الْأَنْهَارِ، كَيْمَّا يَكُونُ لَكُمْ  
رِذَاءٌ، وَدُؤُوكُمْ مَرَدًّا، وَتَكُنْ مَقَاتِلُكُمْ  
مِنْ وَجْهِ وَاحِدٍ أَوْ اثْنَيْنِ.

وَاجْعَلُوا لَكُمْ رُقَبَاءَ فِي صِيَاصِي  
الْجِبَالِ، وَمَنَاكِبِ الْهَضَابِ، لِعَلَّا يَأْتِيَكُمْ  
الْعَدُوُّ مِنْ مَّكَانٍ مَخَافَةٍ أَوْ أَمْنٍ.

وَاعْلَمُوا أَنَّ مَقْدِمَةَ الْقَوْمِ  
عُيُونُهُمْ، وَ عُيُونَ الْمَقْدِمَةِ  
طَلَاتِعُهُمْ.

وَإِيَّاكُمْ وَ التَّفَرُّقَ، فَإِذَا نَزَلْتُمْ  
فَانزِلُوا جَبِينًا، وَإِذَا ارْتَحَلْتُمْ فَارْتَحِلُوا  
جَبِينًا، وَإِذَا غَشِيَكُمْ اللَّيْلُ فَاجْعَلُوا  
الرِّمَاحَ كِفَّةً، وَ لَا تَذُوقُوا النَّوْمَ إِلَّا  
غَرَارًا أَوْ مَضْبَضَةً.

-----☆☆-----

ط جب امیر المؤمنین علیہ السلام نے نخیلہ کی چھاؤنی سے زیادہ ابن نصر حارثی اور شرح ابن ہانی کو آٹھ ہزار اور چار ہزار کے دستے پر سپہ سالار مقرر کر کے  
شام کی جانب روانہ کیا تو ان دونوں میں منصب کے سلسلہ میں کچھ اختلاف رائے ہو گیا جس کی اطلاع انہوں نے امیر المؤمنین علیہ السلام کو دی اور  
ایک دوسرے کے خلاف شکایت آمیز خطوط لکھے۔ حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا کہ اگر تم مل کر سفر کرو تو پوری فوج کا نظم و نسق زیادہ ابن نصر  
کے ہاتھ میں ہوگا اور اگر الگ الگ سفر کرو تو جس جس دستے پر تمہیں امیر مقرر کیا گیا ہے اسی کا نظم و انصرام تم سے متعلق ہوگا۔

اس خط کے ذیل میں حضرت نے جنگ کینے چند ہدایات بھی انہیں تحریر فرمائیں اور علامہ رضی نے صرف ہدایت والا حصہ ہی اس مقام پر

درج کیا ہے۔ یہ ہدایات نہ صرف اس زمانہ کے طریقہ جنگ کے لحاظ سے نہایت کارآمد اور مفید ہیں بلکہ اس زمانہ میں بھی جنگی اصول کی طرف رہنمائی کرنے کے اعتبار سے ان کی افادیت و اہمیت ناقابل انکار ہے۔ وہ ہدایات یہ ہیں کہ:

- جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو پہاڑوں کے دامنوں اور ندی نالوں کے موڑوں میں پڑاؤ ڈالو۔ کیونکہ اس صورت میں نہروں کے نشیب خندق کا اور پہاڑوں کی چوٹیاں فضیل کا کام دیں گی اور تم عقب سے مطمئن ہو کر دوسرے اطراف سے دشمن کا دفاع کر سکو گے۔
- دوسرے یہ کہ لڑائی ایک طرف سے ہو یا زیادہ سے زیادہ دو طرف سے۔ کیونکہ فوج کے متعدد محاذوں پر تقسیم ہوجانے سے اس میں کمزوری کارونما ہونا ضروری ہے اور دشمن تمہاری فوج کے تفرقہ و انتشار سے فائدہ اٹھا کر کامیابی میں کوئی دشواری محسوس نہ کرے گا۔
- تیسرے یہ کہ ٹیلوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر پاسبان دستے بٹھادو، تاکہ وہ دشمن کے حملہ آور ہونے سے پہلے تمہیں آگاہ کر سکیں۔ کیونکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جدھر سے دشمن کے آنے کا خطرہ ہوتا ہے وہ ادھر سے آنے کی بجائے دوسری طرف سے حملہ کر دیتا ہے۔ لہذا اگر بلند یوں پر پاسبان دستے موجود ہوں گے تو وہ دور سے اڑتے ہوئے گردوغبار کو دیکھ کر دشمن کی آمد کا پتہ چلا لیں گے۔ چنانچہ ابن ابی الحدید نے اس کا افادی پہلو واضح کرنے کیلئے یہ تاریخی واقعہ نقل کیا ہے کہ: جب قحطیہ نے خراسان سے نکل کر ایک گاؤں میں پڑاؤ ڈالا تو وہ اور خالد ابن برمک ایک بلند جگہ پر جا بیٹھے۔ ابھی بیٹھے ہی تھے کہ خالد نے دیکھا کہ جنگ کی طرف سے ہرنوں کی ٹکڑیاں چلی آ رہی ہیں۔ یہ دیکھ کر اس نے قحطیہ سے کہا کہ اے امیر! اٹھیے اور لشکر میں فوراً اعلان کرائیے کہ وہ صفت بندی کر کے ہتھیاروں کو سنبھال لے۔ یہ سن کر قحطیہ کھڑکھڑا کر اٹھ کھڑا ہوا اور ادھر ادھر دیکھ کر کہنے لگا: مجھے تو کہیں بھی دشمن کی فوج نظر نہیں آتی۔ اس نے کہا کہ: اے امیر! یہ وقت باتوں میں ضائع کرنے کا نہیں، آپ ان ہرنوں کو دیکھ لیجئے جو اپنے ٹھکانے چھوڑ کر آبادیوں کی طرف بڑھے چلے آ رہے ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ ان کے عقب میں دشمن کی فوج چلی آ رہی ہے۔ چنانچہ اس نے فوراً اپنی فوج کو تیار ہونے کا حکم دیا۔ ادھر لشکر کا تیار ہونا تھا کہ گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز کانوں میں آنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے دشمن سر پر منڈلانے لگا اور یہ چونکہ بروقت مدافعت کا سامان کر چکے تھے، اس لئے پورے طور سے دشمن کا مقابلہ کیا اور اگر خالد اس بلندی پر نہ ہوتا اور اپنی سوجھ بوجھ سے کام نہ لیتا تو دشمن اچانک حملہ کر کے انہیں ختم کر دیتا۔

● چوتھے یہ کہ ادھر ادھر جا سوس چھوڑ دینے جائیں تاکہ وہ دشمن کی نقل و حرکت اور اس کے عرائم سے آگاہ کرتے رہیں اور اس کی سوچی سمجھی ہوتی چالوں کو ناکام بنایا جاسکے۔

● پانچویں یہ کہ پڑاؤ ڈالو تو ایک ساتھ اور کوچ کرو تو ایک ساتھ، تاکہ دشمن اس پر اگندگی و انتشار کی حالت میں تم پر حملہ کر کے آسانی قابو نہ پاسکے۔

● چھٹے یہ کہ رات کو اپنے گرد نیزے گاڑ کر حصار کھینچ لو، تاکہ اگر دشمن شب خون مارے تو اس کے حملہ آور ہوتے ہی تم اپنے ہتھیاروں کو اپنے ہاتھوں میں لے سکو اور اگر دشمن تیر بارانی کرے تو اس کے ذریعہ سے کچھ بچاؤ ہو سکے۔

● ساتویں یہ کہ گہری نیند نہ سوؤ کہ دشمن کی آمد کا تمہیں پتہ ہی نہ چل سکے اور وہ تمہارے سنبھلتے سنبھلتے تمہیں گزند پہنچانے میں کامیاب ہو جائے۔